مولانا شمس پیرزادہ☆

لو میرج

(Love Marriage)

نئی تہذیب نے شادی بیاہ کی بھی نئی صورت پیدا کر دی ہے، جو اس تہذیب کے دل دادہ مردوں اور عورتوں کے لیے بڑی پر کشش ہے۔ لڑکیاں سمجھتی ہیں کہ ان کے رشتے کے سلسلے میں ان کے ماں باپ اپنی مرضی ان پر ٹھونسنا چاہیں گے اور وہ اپنی پسند کے مطابق شادی نہ کر سکیں گی۔ اس لیے وہ اپنا رشتہ براہ راست طے کرنے کی خواہش مند ہوتی ہیں۔ جدید ماحول نے ان کو ایسے مواقع بھی فراہم کر دیے ہیں کہ وہ اجنبی مردوں سے ربط پیدا کر لیں۔ کالجوں میں جہاں مخلوط تعلیم ہوتی ہے لڑکوں سے میل جول بہت آسانی سے ہو جاتا ہے۔ اسی طرح دفتروں میں ملازمت کرنے والی لڑکیوں کو بھی لڑکوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ ایسے ماحول میں شیطان کو ورغلانے کا پورا موقع ملتا ہے، پھر لڑکا لڑکی پر فریفتہ ہو جاتا ہے اور لڑکی لڑکے پر۔ میل ملاپ بڑھتے بڑھتے چوری چھپے آشنائی کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اس کے بعد ماں باپ کی مرضی کے خلاف یا ان کو اطلاع دیے بغیر نکاح کر لیا جاتا ہے اور بعض تو سول میرج کر لیتے ہیں اور انہیں اسکے نتائج کا اندازہ نہیں ہوتا۔

محبت کی یہ شادیاں کسی سنجیدہ فیصلے کا نتیجہ نہیں ہوتیں، بلکہ محض جذباتی ہوتی ہیں۔ شادی کے بعد کچھ دن تو ہنسی خوشی گزر جاتے ہیں، لیکن جب ایک دوسرے کے مزاج سے واسطہ پڑتا ہے اور مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو تعلقات خراب ہو جاتے ہیں اور طلاق تک نوبت آ جاتی ہے۔ ایسی شادیاں بالعموم ناکام ہی ثابت ہوتی ہیں اور اگر طلاق ہوئی تو

☆ ادارہ دعوۃ القرآن، ۵۹ محمد علی روڈ، ممبئی۔ ۴۰۰۰۰۳

لڑکی کے لیے اپنے ماں باپ کو منہ دکھانا مشکل ہوتا ہے۔ اب وہ سہارا لے تو کس کا؟

رشتہ کے سلسلے میں اگر ماں باپ اپنی مرضی کو لڑکی پر ٹھونسنا چاہتے تھے تو شریعت کے دائرے میں اس کا حل ممکن تھا۔ لڑکی کی اجازت کے بغیر ولی کو نکاح کا حق نہیں ہے اور اگر لڑکی کوئی رشتہ پسند کرتی ہے اور ماں باپ پسند نہیں کرتے تو وہ اپنی ناپسندیدگی کے وجوہ بیان کر کے لڑکی کو سمجھا سکتے ہیں، لیکن اگر ماں باپ برادری کے باہر نکاح کرا دینے کے لیے تیار نہ ہوں، خواہ لڑکا کتنا ہی نیک ہو تو لڑکی معروف طریقے پر کسی کو اپنا وکیل بنا کر نکاح کر سکتی ہے کیونکہ اسلام عصبیتوں سے بالاتر ہونے کی تعلیم دیتا ہے۔

عورتوں کا اجنبی مردوں کے ساتھ میل جول سخت قابل اعتراض بات ہے اور میل ملاپ بڑھا کر چوری چھپے آشنائیاں کرنا صریح گناہ کی بات ہے۔ قرآن کریم میں مردوں اور عورتوں دونوں کو چوری چھپے آشنائیاں کرنے سے منع کیا گیا ہے:

وَلَا مُتَّخِذَاتِ اَخْدَانٍ (النساء: ۲۵)

"اور نہ چوری چھپے آشنائیاں کرنے والی"

وَلَا مُتَّخِذِیٓ اَخْدَانٍ (المائدہ:۵)

"اور چوری چھپے آشنائیاں کرنے والے"

یہ شرمناک حرکت مرد اور عورت دونوں کی پاک دامنی پر دھبہ ہے۔ اس کے بعد خاندان میں ان کا وقار گر جاتا ہے اور لوگوں میں بھی وہ بدنام ہو کر رہ جاتے ہیں۔ خوب سمجھ لینا چاہیے کہ اسلام عشق لڑانے کی ہرگز اجازت نہیں دیتا، وہ کہتا ہے اپنی پسند کے مطابق معروف طریقے پر نکاح کر لو اور معروف طریقے پر جو نکاح کیا جائے گا وہ شرعی احکام کے مطابق ہوگا اور باوقار طریقہ اختیار کرنے کی وجہ سے کسی کو انگلی اٹھانے کا موقع نہیں ملے گا۔

رہا سوال سول میرج (Civil Marriage) کا تو یہ شریعت سے صریح انحراف ہے کیوں کہ ایسی شادیاں اسپیشل میرج ایکٹ ۱۹۵۴ء (Special Marriage Act 1954) کے تحت رجسٹرڈ کی جاتی ہیں۔ اس ایکٹ کا اسلامی شریعت سے جو تصادم ہے اس کا اندازہ درج ذیل امور سے ہوگا:

(۱) اسپیشل میرج ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ شدہ شادی بغیر مہر کے ہوتی ہے اور عورت کو شوہر سے مہر کا مطالبہ کرنے کا قانونا حق نہیں ہوتا، جب کہ اسلامی شریعت میں مہر نکاح کا لازمہ ہے، خواہ اس کی ادائی فوری ہو یا بعد میں اور خواہ اس کی مقدار طے شدہ ہو یا غیر طے شدہ۔

(۲) مذکورہ ایکٹ کے تحت طلاق کورٹ ہی کے ذریعہ حاصل کی جاسکتی ہے اور وہ بھی ان بنیادوں میں سے کسی ایسی بنیاد پر جو ایکٹ میں درج ہیں، جب کہ شریعت نے مرد کو طلاق کا اختیار دیا ہے۔

(۳) اگر مرد اور عورت دونوں اپنی مرضی سے جدا ہونا چاہیں تب بھی مذکورہ ایکٹ کی رو سے جدا نہیں ہوسکتے، بلکہ انہیں کورٹ ہی میں جانا ہوگا جب کہ شریعت نے عورت کو خلع کا حق دیا ہے۔

(۴) مذکورہ ایکٹ کے مطابق شادی کے تین سال بعد ہی کورٹ سے طلاق کے لیے درخواست دی جاسکتی ہے، اس سے پہلے نہیں خواہ شوہر اور بیوی کے درمیان کتنی ہی ناچاقی کیوں نہ پیدا ہوجائے۔ اسلامی شریعت نے ایسی کوئی صورت نہیں رکھی ہے کہ مرد ایسی عورت سے چھٹکارا حاصل نہ کرے، جس سے اس کا نباہ نہ ہوتا ہو یا عورت ایسے مرد سے چھٹکارا حاصل نہ کرے، جو اس کے ساتھ برا سلوک کرتا ہو۔ اس نے مرد کے لیے طلاق کی اور عورت کے لیے خلع کی راہ کھلی رکھی ہے اور بہ صورت آخر عدالت کے ذریعے فسخ نکاح کی۔ اور اس کے لیے میعاد کی کوئی قید نہیں ہے۔

(۵) مذکورہ ایکٹ کے مطابق کورٹ کے ذریعے علیحدگی کی صورت میں مرد کو عورت کا نفقہ تاحیات ادا کرنا ہوگا الا یہ کہ عورت دوسری شادی کرلے، جب کہ شریعت صرف عدت تک نفقہ دینے کا حکم دیتی ہے۔

(٦) مذکورہ ایکٹ کے تحت شادی رجسٹرڈ ہوجانے کے بعد مرد اور عورت دونوں پر وراثت کے تعلق سے انڈین سکیشن ایکٹ ۱۹۲۵ء(Indian Succession Act 1925) لاگو ہوگا یعنی شریعت کا قانون وراثت ان پر لاگو نہیں ہوگا۔ وراثت کے مذکورہ قانون اور شرعی قانون میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ تفصیل کا موقع نہیں۔

(۷) مذکورہ ایکٹ کے تحت جو شادی ایک مرتبہ رجسٹرڈ ہوگئی تو پھر اسی ایکٹ سے کبھی بھی چھٹکارا حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ اب یہ طوق عمر بھر کے لیے گردن میں پڑ گیا۔ کوئی شخص توبہ کرکے مسلم پرسنل لاء کو اپنے اوپر نافذ کرانا چاہے تو نہیں کرسکتا۔ اس وضاحت کے بعد کیا بات میں شک کے لیے کوئی گنجایش رہ جاتی ہے کہ اسپیشل میرج ایکٹ کے تحت شادی رجسٹرڈ کرانا اسلامی شریعت سے صریح انحراف ہے۔ ایسے لوگوں کو جو شرعی احکام کی خلاف ورزی کرتے ہیں، قرآن میں سخت وعیدیں سنائی گئی ہیں:

وَ مَن یَّعۡصِ اللّٰهَ وَ رَسُوۡلَهٗ وَ یَتَعَدَّ حُدُوۡدَهٗ یُدۡخِلۡهُ نَارًا خَالِدًا فِیۡهَا وَ لَهٗ عَذَابٌ مُّهِیۡنٌ ۝ (النساء:۱۴)

''اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اور اس کے (مقرر کردہ) حدود سے تجاوز کرے گا، اسے وہ آگ میں ڈالے گا، جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لیے رسوا کن عذاب ہے۔''

وَمَنۡ لَّمۡ یَحۡکُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الۡکٰفِرُوۡنَ (المائدہ:۴۴)

''اور جو لوگ اللہ کی نازل کردہ شریعت کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی کافر ہیں۔''

اور موجودہ دور کا ایک بہت بڑا فتنہ بین المذہبی شادیاں (Inter Religious Marriages) ہیں بعض مسلمان جو الٹرا سیکولرسٹ (Ultra Secularist) ہوتے ہیں مشرک عورتوں سے شادی کرنے میں بھی باک محسوس نہیں کرتے اور بعض مسلمان عورتیں بھی ایسی ہوتی ہیں جو محبت میں گرفتار ہو کر غیر مسلم مردوں سے شادی کر لیتی ہیں۔ اسلام ایسی شادیوں کی ہرگز اجازت نہیں دیتا اور ایسا نکاح سرے سے منعقد ہی نہیں ہوتا۔ اور یہ ایمان کے لیے سخت خطرے کی بات ہوتی ہے۔ اس لیے قرآن میں اس کو صراحت کے ساتھ حرام قرار دیا گیا ہے:

وَلَا تَنۡکِحُوا الۡمُشۡرِکٰتِ حَتّٰی یُؤۡمِنَّ (البقرہ:۲۲۱)

''اور مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرنا جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں۔''

وَلَا تُنۡکِحُوا الۡمُشۡرِکِیۡنَ حَتّٰی یُؤۡمِنُوۡا (البقرہ:۲۲۱)

''اور مشرکوں کو اپنی عورتیں نکاح میں نہ دو جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں۔''

اگر مسلمان اللہ کے احکام کی پروا نہ کریں اور شریعت سے بغاوت کر کے غیر اسلامی قوانین کا سہارا لیں تو دنیا میں اللہ کے عذاب کا کوڑا ان پر برستا رہے گا اور آخرت میں تو ایسے لوگوں کے لیے آگ کا شدید عذاب ہے، جس سے بچنے کی ہر مسلمان کو فکر کرنی چاہیے اور دعا بھی۔ ••

اظہارِ تہنیت

اراکین مجلس ادارت مجلّہ فقہ اسلامی

جناب ڈاکٹر ظفر سعید سیفی صاحب کو جامعہ کراچی کے قائمقام وائس چانسلر کا عہدہ سنبھالنے پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں